اقوام و ملل

ترجمہ: پروفیسر خالد حمید قریشی

اسلام کا عالمی پیغام اور اہل علم کا فرض

بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی، اسلام آباد میں شیخ عبدالرحمٰن سدیس کا خطاب

تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جس نے قلم کے ذریعے انسان کو وہ کچھ سکھایا جو وہ نہیں جانتا تھا اور صلوٰۃ وسلام ہوں اس عظیم ہستی پر جو ہمارے آقا اور نبی اکرم محمد بن عبداللہ ﷺ ہیں اور آپ ﷺ کی آل اور صحابہ کرامؓ پر اور اُن لوگوں پر جنہوں نے آپ ﷺ کا پیغام لوگوں تک پہنچایا اور آپ ﷺ کی سیرت سے رہنمائی حاصل کی ...... اما بعد! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

یہ مبارک گھڑی اور یہ باسعادت موقعہ میرے لیے یقیناً باعثِ مسرت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اس بلند و بالا عظیم علمی مرکز اور تربیت گاہ میں آپ سے اس پاکیزہ اور بابرکت ملاقات کا موقع مرحمت فرمایا۔ یہ یونیورسٹی بین الاقوامی اسلامی تہذیب کی قندیلوں میں سے ایک قندیل ہے۔ میں اللہ عزوجل کی نعمتوں اور اس کے احسانات پر شکر ادا کرتا ہوں، پھر مملکت ِسعودی عرب کے ذمہ داران کا بھی جن میں خادمِ حرمینِ شریفین سرفہرست ہیں جنہوں نے مجھے اِس سفر کی ترغیب دلائی تاکہ مضبوط برادر مملکت پاکستان میں موجود مسلمانوں بھائیوں سے ملاقات، باہمی رابطہ اور باہمی تعاون کی کئی شکلیں متعارف ہوں، اور اس کا ہمارے دلوں پر گہرا اثر ہے جو باقی رہے گا۔ ایک مضبوط اور عظیم اسلامی ملک پاکستان کی سرزمین ہم سب کو انتہائی محبوب ہے جس کی ہر میدان میں اسلامی خدمات دنیا بھر میں خوب نمایاں ہیں۔

میں جناب محترم رئیس الجامعہ ڈاکٹر انوار صدیقی اور اپنے بھائی اعجاز الحق وزیر مذہبی اُمور کا بھی شکر گزار ہوں ہوں جو اپنے والدِ محترم ضیاء الحق اور جلالۃ الملک فیصل بن عبدالعزیز کے قیمتی افکار کا تسلسل ہیں۔ اللہ ان دونوں پر رحم فرمائے، ان دونوں شخصیتوں کے اُمت ِاسلامیہ پر بالعموم بڑے گہرے اثرات ہیں، بالخصوص اس بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی کا قیام ان دونوں

www.KitaboSunnat.com

صاحبان کی مشترکہ کوششوں کا ثمرہ ہے۔اللہ تعالیٰ ان دونوں کو اجر وثواب سے نوازے۔
میں تدریسی کونسل کے اراکین، جامعہ کے ملازمین، ذمہ داران اور طلبا سب کا شکریہ ادا کرتا ہوں اس جہدِ مسلسل پر جو وہ راہِ علم وتربیت اور دعوت الیٰ اللہ میں صرف کررہے ہیں۔

عزیز بھائیو! اس میں کوئی شک نہیں اور معاشرہ کی اصلاح،عزت وشرف اور ثقافت کی تعمیر وترقی کے لئے جستجو کرنے والا اس حقیقت سے لازماً آگاہ ہوگا کہ معاشرے کی عزت ووقار اور بلند تہذیب کی بنیادیں ہمیشہ علم وفہم اور معرفت پر ہی استوار ہوتی ہیں۔ شاعر کہتا ہے:

للعلم والمال يبني الناس مَجْدَهم   لم يَبْنِ مَجد على جهل وإقلال

''لوگ اپنی عزت اور رِفعت علم اور مال کے ذریعے ہی حاصل کرتے ہیں جبکہ جہالت اور تنگ دستی کی موجودگی میں یہ عزت ورفعت ہرگز حاصل نہیں ہوتی۔''

اسی بنا پر شریعتِ اسلامیہ نے اہل علم کی عظمت بیان کی اور علما کی فضیلت اور مقام ومرتبہ بلند کیا۔ چنانچہ اللہ عزوجل نے اپنی شہادت کو اہل علم کی شہادت کے ساتھ مربوط کیا ہے:

﴿شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَا اِلٰهَ اِلَّاهُوَ وَالْمَلَائِكَةُ وَ اُولُوا الْعِلْمِ قَائِمًا بِالْقِسْطِ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴾ (آلِ عمران:۱۸)

''اللہ تعالیٰ نے اس بات کی گواہی دی کہ اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور تمام فرشتے اور اہل علم بھی انصاف کے ساتھ اس گواہی پر قائم ہیں کہ اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، وہی غالب اور حکمت والا ہے۔''

﴿وَقُلْ رَّبِّ زِدْنِيْ عِلْمًا﴾ (طٰہٰ:۱۱۴)

''اور آپ کہہ دیجئے (کہ اے) میرے ربّ میرے علم میں اضافہ فرما۔''

﴿يَرْفَعِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ آمَنُوْا مِنْكُمْ وَالَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجٰتٍ﴾ (المجادلہ:۱۱)

''اللہ ان لوگوں کے درجات بلند کرتا ہے جو تم میں سے ایمان لائے اور وہ لوگ امتیازی درجہ رکھتے ہیں جنہیں علم سے نوازا گیا۔''

﴿هَلْ يَسْتَوِي الَّذِيْنَ يَعْلَمُوْنَ وَالَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ﴾ (الزمر:۹)

''کیا وہ لوگ جو جانتے ہیں اور جو نہیں جانتے، برابر ہوسکتے ہیں۔''

﴿اَفَمَنْ يَّعْلَمُ اَنَّمَا اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ الْحَقُّ كَمَنْ هُوَ اَعْمٰى﴾ (الرعد:۱۹)

www.KitaboSunnat.com

’’کیا وہ شخص جو جانتا ہے کہ جو (وحی) تیرے ربّ کی طرف سے نازل کی گئی برحق ہے، وہ اس شخص کی طرح ہوسکتا ہے جو (اس حقیقت سے) اندھا ہے۔‘‘ شاعر کہتا ہے کہ

فَفُزْ بِعِلم تَحيٰى به أبدًا الناس موتٰى وأهل العلم أحياء

ما الفَخْر إلا لأهل العلم إنهم على الهدٰى لمن استهدٰى أدِلّاء

وقدر كل امرئ ما كان يُحسِنه والجاهلون لأهل العِلْم أعداء

’’اے انسان تو زیورِ علم سے آراستہ ہو جا، اس کی بدولت تیرا نام ہمیشہ زندہ رہے گا۔ جہالت کی وجہ سے لوگ تو فوت شدگان جیسے ہیں جبکہ اہل علم، علم کی وجہ سے زندہ ہیں۔ اہل علم کے لئے فخر کی یہی بات کافی ہے کہ وہ یقیناً ہدایت پر قائم ہیں اور طالب ِہدایت کو راہِ ہدایت دکھانے والے ہیں۔ اور ہر شخص جتنا کسی کام کو حسین بناتا ہے، اتنی ہی اس کی قدر و منزلت ہے جبکہ جاہل اہل علم کے دشمن ہیں۔‘‘

اللہ عزوجل کا اس اُمت پر یہ عظیم الشان احسان ہے کہ اس نے اتنے وسیع وعریض، مضبوط ومستحکم علم کے قلعے کھڑے کردیے جن کا جہالت کی تاریکیوں کو مٹانے، اُمت کو نورِ ہدایت سے روشناس کرانے اور دنیا کو علوم وفنون سکھانے میں بڑے نمایاں کردار ہے۔ آج ہم علم کے بلند وبالا قلعوں میں سے ایک، اس مرکزِ علم میں بابرکت ملاقات سے فیض یاب ہورہے ہیں، میری مراد اس سے الجامعة الإسلامية العالمية ہے۔

ہمارے پیش نظر اس مرکزِ علم کے چار پہلو ہیں:

① الجامعة ② الإسلامية ③ العالمية ④ في باكستان

ان میں سے ہر پہلو کی مخصوص دلالت اور خاص معنویت ہے:

◉ کلمہ الجامعة صرف عمارت اور دیواروں کا نام نہیں بلکہ یہ دراصل ان صلاحیتوں اور شرعی مہارتوں کی نمائندگی کرتا ہے جس کی بنا پر ہی اہل علم وفضل کی ایک جماعت تعلیم وتربیت اور دعوت کے میدانوں میں اپنی کوششیں مؤثر ومفید بنا رہے ہیں۔ ہم اُنہیں ایسا ہی سمجھتے ہیں اور اللہ سے بڑھ کر باخبر ہونے کا ہمیں کوئی اِدعا نہیں۔

◉ الإسلامية یہ ایک وسیع وعریض دائرہ اور بہت بڑا سائبان ہے جس کے درمیان یہ جامعہ اپنے اسلامی نظریات اور افکار کو لے کر رواں دواں ہے۔ جب ہم 'اسلامی نظریہ' کا لفظ

www.KitaboSunnat.com

بولتے ہیں تو یہ لفظ اپنی ہمہ گیری کی بدولت علوم ومعارف کی مختلف انواع واقسام پر حاوی ہو جاتا ہے اور اس بات میں کوئی شک نہیں کہ عقیدہ، شریعت اور عربی زبان وادب کے علوم کی تعلیم وتدریس میں اور اُمت کو اس کی علمی اساس سے مربوط کرنے اور اس کو علم وعرفان کا آبِ شیریں فراہم کرنے میں اس جامعہ کا بڑا حصہ ہے۔

اس جامعہ نے اسلام، اسلامی علوم ومعارف اور ثقافتِ اسلامیہ کی ترویج وترقی کی سالہا سال سے خدمت کی ہے اور اب بھی یہ سلسلہ جاری ہے جس فضل وکرم پر ہم اللہ کے شکرگزار ہیں۔ یہ جامعہ اس میدان میں آئندہ بھی اپنی خدمات پیش کرتی اور اپنے ثمرات سے نوازتی رہے گی اور مسلمان نسل اس جامعہ سے فیض یاب ہوتی رہے گی۔ اسلام کے سائبان تلے اس جامعہ کی یہ کوشش قابل ذکر اور لائق شکر ہے۔ البتہ ضروری ہے کہ ایسے اقدامات سے کلی گریز کیا جائے جو کسی بھی اعتبار سے اس دین اور شریعت کے امتیازات کو داغ دار کرتے ہوں۔

یہاں یہ بات انتہائی اہم ہے کہ ہم اس امر کا عزم کرلیں کہ وہ علوم جو اس جامعہ میں پڑھے یا پڑھائے جاتے ہیں، ان کے لئے اس جامعہ کی تمام تر کاوشیں اس شریعتِ اسلامیہ کی بنیادوں پر مرتکز ومنحصر ہوجائیں جن نمایاں خصائص، امتیازات اور علامتوں کی بنا پر یہ شریعت دنیا بھر میں پہچانی جاتی ہے۔ ان خصائص میں سب سے اہم امر اس اُمت کا اتحاد ہے۔ اس جامعہ میں خدمات انجام دینے والے حضرات خواہ وہ ادارتی اُمور سے منسلک ہوں یا طلبا و مدرّسین ہوں، اُنہیں اسی بہترین اور متوازن اسلامی منہج کو اختیار کرنا چاہئے جو علاقائی تعصب، قوم پرستی، مسلک پروری، افتراق اور تمام تر اختلافات سے بلند تر ہے۔ ہمیں اِن علوم ومعارف کے ذریعے ہی اسلام کی وحدت اور مسلمانوں میں باہمی اتحاد قائم کرنا ہے۔

آج کے دور میں ہم مستشرقین، مستغربین اور محدود ومتعین نقطہ نظر رکھنے والے تنگ نظر لوگوں کی طرف سے جن پر مغربی تہذیب وتمدن کا بھوت سوار ہے، بہت سے چیلنجز اور مخالفتوں کا سامنا کررہے ہیں۔ جبکہ اللہ کا دین انتہا پسندوں کے غلو اور سرد مہروں کی جفا (سرد مہری) کے بین بین ہے۔ ہم اس جامعہ سے اس کے سوا کوئی توقع نہیں کرتے کہ وہ صحیح، اسلامی خطوط پر استوار ہو۔ یہاں اصل شرعی علوم اور عربی زبان کو مستحکم بنانیوالے علوم (آلیہ)

www.KitaboSunnat.com

پر بھرپور توجہ دی جائے۔ یہ بھی واضح رہے کہ اسلام جدید علوم و معارف کے فوائد وثمرات سے کبھی بھی محروم نہیں رہا۔ اس لئے اس بات میں کوئی حرج نہیں کہ یہ جامعہ یا دیگر جامعات عصری علوم کو بھی سکھائیں مثلاً کمپیوٹر، علومِ ترجمہ یا دیگر زبانوں کے حصول کا علم، کیونکہ ہم اسلام کے بین الاقوامی پیغام کے علم بردار ہیں اور یہ یہ ہماری اسلامی ذمہ داری ہے جیسا کہ اس آخری پہلو کی تفصیل آگے آرہی ہے۔

◉ اس جامعہ کا یہ پہلو العالمية بہت ہی اہم ہے کیونکہ اس یونیورسٹی کا پیغام کسی علاقے یا ریاست تک محدود نہیں ہے بلکہ اس کا مشن تو اسلام کے عظیم پیغام سے مُستنیر ہوتے ہوئے ایک بین الاقوامی پیغام بن جاتا ہے جیسا کہ فرمانِ الٰہی ہے:

﴿وَمَا اَرْسَلْنَاكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِيْنَ﴾ (الانبیاء:۱۰۷)

''ہم نے آپ ﷺ کو تمام جہانوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا۔''

﴿وَمَا اَرْسَلْنَاكَ إِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ مُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا﴾ (سبا:۲۸)

''ہم نے آپ ﷺ کو تمام لوگوں کے لیے خوشخبری دینے اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا۔''

﴿قُلْ يٰاَيُّهَا النَّاسُ إِنِّيْ رَسُوْلُ اللهِ إِلَيْكُمْ جَمِيْعًا﴾ (الاعراف:۱۵۸)

''آپ ﷺ کہہ دیجئے کہ اے لوگو! میں تم سب کی طرف اللہ کا رسول ہوں۔''

اسلام ایک عالمگیر پیغام ہے اور آج ہمیں 'عالمگیریت' کے چیلنجز کا سامنا ہے جس کے بارے میں اکثر دشمنانِ اسلام حتیٰ کہ بعض مسلمان بھی سرگوشیاں کرتے پائے جاتے ہیں اور ان کے بارے میں باہم متضاد نقطہ ہائے نظر رکھتے ہیں۔ اگر دنیا کو اپنی گلوبلائزیشن پر فخر اور ناز ہو تو ہمیں بھی اپنی حقیقی عالمگیریت پر فخر ہے۔ ہم ہی حقیقی معنوں میں عالمگیر اُمت ہیں۔ ہم ہی وہ ملت ہیں جن کی تہذیب وثقافت دنیا کے کونے کونے میں جلوہ افروز ہے:

شاعرِ پاکستان علامہ محمد اقبالؒ نے کیا خوب کہا: (ہر خوبی اور کمال تو اللہ ہی کے لئے ہے)

بِمَعَابد الإفرنج كان اذاننا قبل الكتائب يَفتَحُ الأمصارا
كنا جِبَالا في الجبال وَ رُبَّمَا صِرنا على مَتْنِ البِحار بحارًا
لم تنسأ أفريقيا ولا صحراء ها سَجَدَاتِنا والحرب تَقْذِفُ نارا

www.KitaboSunnat.com

كنا نُقَدِّم لِلإسلام دماء نا لم نَخْشَ يَومًا طاغيًا جبَّارًا
ندعو جِهَارًا لا إله سوٰى الذي صَنَعَ الْوُجود وَ قَدَّرَ الأقدارا☆

''انگلستان کے گرجوں/چرچوں میں ہماری اذانیں ہمارے لشکروں کے حملوں سے پہلے ہی اُنہیں فتح کر لیتی تھی۔ ہم پہاڑ کے اوپر پہاڑ تھے اور بسا اوقات ہم سمندر کی پشت پر سمندر بن جاتے تھے۔ افریقہ اور اس کے صحرا اور وہاں شعلے اُگلتی جنگیں، ہمارے سجدوں کو آج تک نہیں بھولیں۔ ہم اسلام کی خاطر اپنے خون پیش کرتے تھے اور کسی سرکش اور جابر سلطان سے ہرگز نہ ڈرتے تھے۔ اور ہم باآوازِ بلند کہتے تھے کہ ہمارا ربّ وہی ہے جس نے کائنات کو پیدا کیا اور ہر ایک کا مقدر لکھا، اس کے علاوہ ہمارا کوئی معبود نہیں ہے۔''

اسلام کی یہی وہ عالمگیریت ہے جس کی ہمیں جستجو کرنا اور اس کی آغوش میں آنا چاہیے۔ اور عجمیت، عربیت، علاقائیت اور وطنیت کو جڑ سے اکھاڑ پھینکنا چاہئے۔ آیئے ان آیاتِ مبارکہ کو سنیں۔ قرآنِ مجید میں ارشادِ الٰہی ہے:

﴿يٰاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِنْ ذَكَرٍ وَّاُنْثٰى وَجَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا وَّ قَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوْا اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰكُمْ﴾ (الحجرات:۱۳)

''اے لوگو! یقیناً ہم نے تمہیں ایک مرد اور عورت سے پیدا کیا اور ہم نے تمہارے مختلف خاندان اور قبائل بنائے تا کہ تم آپس میں پہچان کرسکو۔ بلا شبہ اللہ کے نزدیک تم میں سب سے زیادہ معزز وہ ہے جو سب سے زیادہ متقی ہے۔'' فرمانِ نبوی ﷺ ہے:

«أيها الناس كلكم لآدم وآدم من تراب، ألا لا فضل لعربي على أعجمي

☆ علامہ اقبال کے جن اشعار کا آزاد عربی ترجمہ پیش کیا گیا ہے، ان کے اصل الفاظ یہ ہیں:

تھے ہم ہی اِک ترے معرکہ آراؤں میں
خشکیوں میں کبھی لڑتے، کبھی دریاؤں میں
دیں اذانیں کبھی یورپ کے کلیساؤں میں
کبھی افریقہ کے تپتے ہوئے صحراؤں میں
شان آنکھوں میں نہ جچتی تھی جہانداروں کی
کلمہ پڑھتے تھے ہم چھاؤں میں تلواروں کی

(کلیاتِ اقبال: صفحہ نمبر ۱۹۱)

www.KitaboSunnat.com

ولا لعجمي على عربي ولا لأحمر على أسود إلا بالتقوٰى» (احمد:۲۲۳۹۱)

''اے لوگو! تم سب کے سب آدم کی اولاد ہو اور آدم مٹی سے پیدا ہوئے۔ سنو! کسی عربی کو عجمی پر کوئی فضیلت نہیں، نہ ہی عجمی کو عربی پر اور نہ ہی سرخ کو سیاہ پر، ماسوائے تقویٰ کے۔''

یہ عالمگیر نظر ہی وہ اُسلوبِ فکر ہے جسے ہمیں عملی جامہ پہنانا ہے، یہ نہ تو خیالی باتیں ہیں اور نہ ہی مثالیت پسندی بلکہ یہ وہ سچے حقائق ہیں جن سے ہمیں آراستہ ہونا چاہیے اور جنہیں ملحوظِ خاطر رکھتے ان کی روشنی میں اپنی زندگی گزارنا چاہیے۔

یہی وہ چیلنج ہیں جن کا سامنا کرنے کے لئے ہمیں چاہئے کہ ہم اپنے محکم اُمور میں کسی قسم کی افراط وتفریط کا شکار نہ ہوں اور جدیدیت ہمارے سرچشمہ کو کسی طور متاثر نہ کرے جس کا واحد اور کامل طریقہ ایک ہی ہے کہ جدیدیت ان شریعت کی اساسات اور عقیدہ کے محکم اُصولوں کی خادم بن جائے جو ہمارے لیے باعثِ شرف وافتخار ہیں۔ ہمیں کسی ایسے نشانِ امتیاز اور علامت کی کوئی حاجت نہیں جنہیں بہت سے ذرائع ابلاغ، مختلف تحریکیں اور متنوع رجحانات کے حامل لوگ وغیرہ گنگناتے رہتے ہیں۔ ہمارا امتیازی نشان صرف ایک ہے اور وہ ہے: 'اسلام' یعنی کتاب وسنت۔ ہمیں تمام علوم ومعارف اور جدید وسائل کو اسی اصل عظیم کی خدمت میں لگانا ہوگا جو جدید وسائل بحمد للہ ہمیں دستیاب ہیں۔ ہمیں ان سے بھرپور استفادہ کرنا ہوگا اور اس عظیم الشان دین کی خدمت، عالمگیر رسالت کی تبلیغ واشاعت اور دنیا کو اسلامی تہذیب وتمدن پیش کرنے کے لئے استعمال کرنا ہوگا۔ پھر ہم اُنہیں کہیں گے کہ یہ ہے ہمارا (حقیقی) دین 'اسلام' جسے دہشت گردی کے الزام، غلو، شخصیت پرستی اور شکست خوردگی سے آلودہ کر دیا گیا تھا۔ ہم پر لازم ہے کہ ان بہترین، اور اعتدال پر مبنی خطوط کو یقینی بنائیں جن کی کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ نے رہنمائی کی ہو اور جس کی اس اُمت کے سلف صالحینؒ کے منہج سے تائید ملتی ہو۔

جہاں تک اس دین کے کینہ پرور حاسد لوگوں کی جانب سے اس جامعہ یا دیگر جامعات ومدارس پر علمی، رفاہی اور دعوتی حملوں کی بات ہے تو اس میں کوئی شک نہیں ـــــ اور تمام تعریفیں اللہ کو ہی لائق ہیں ـــــ کہ یہ دراصل ہماری کارکردگی کا اعتراف اور اس جامعہ و دیگر

www.KitaboSunnat.com

جامعات کی دنیا بھر میں پھیلی ہوئی اثر انگیزی کے قطعی دلائل وبراہین ہیں۔

کبھی زمین تو سرسبز وشاداب ہوتی ہے لیکن اس میں نقصان کے ماسوا کچھ ہاتھ نہیں آتا جو نہ تو اس اُمت کے لیے تاثیر بخش ہوتا ہے اور نہ فائدہ مند۔ایسا عمل نظروں سے دور اور ناکام و نامراد ہوجاتا ہے جبکہ جس مشن کے ذریعے بھلائی کا فروغ، تعلیم وتعلّم اور دعوت واصلاح کے میدان میں زندہ وپائندہ نقوش ثبت ہوجاتے ہیں تو راہ میں آنے والے مصائب یا رکاوٹیں اسے کبھی نقصان نہیں پہنچا سکتی۔ بزبانِ شاعر

وإذا أتَتْك مُذَمَّتِي من حَاقِد　　　فَهِي الشهادة لِيْ بِأني كَامل

''جب تمہیں کسی کینہ پرور کی طرف سے میری مذمت سنائی دے تو یہ اس بات کی شہادت ہے کہ میں خوبی وکمال سے آراستہ ہوں۔''

لہٰذا اس جامعہ اور اس کے ذمہ داران پر یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ یہ اُن اُصولوں اور ضابطوں کو مدنظر رکھیں جن کی خاطر اس عظیم یونیورسٹی کی بنیاد رکھی گئی ہے اور ان مقاصد کو پورا کریں جو اس کی بنیاد رکھتے ہوئے سامنے رکھے گئے تھے۔اس میں نہ تو کوئی تبدیلی نہ کی جائے بلکہ ان راستوں سے انحراف کو ناممکن بنا دیا جائے جو اس کی بنیاد کے وقت پیش نظر تھے اور اس کی کشتی کا رخ اس سمت کی طرف ہرگز نہ موڑا جائے جو اس کے اہداف یعنی بین الاقوامی سطح پر اسلام کی خدمت اور شرعِ حنیف کے سائبان کے نیچے علوم ومعارف کی نشر واشاعت سے متعلق نہ ہوں۔

علاوہ ازیں ایسے وقیع علوم وفنون کا اہتمام کرنا بھی ضروری ہے جن کی فی زمانہ بہت زیادہ ضرورت ہے۔انسان اپنے زمانے کا فرزند ہے، وہ اپنے ماحول سے لاتعلق نہیں رہ سکتا کہ وہ خود کھڑا رہے یا پیچھے رہ جائے اور زمانہ پیش قدمی کرتا رہے۔ہمارے لیے ضروری ہے کہ ہم اس ترقی اور تمدن کے ساتھ ساتھ رہیں لیکن سب سے اہم بات یہ ہے کہ ہم اسے اپنے دین اور عقیدے کی خدمت میں لگا دیں اور ان اقدامات سے مکمل اجتناب کریں جو ہماری عظمت کے میناروں کو اُکھاڑ دیں، اُنہیں جھکا دیں یا اُنہیں ملیا میٹ کر دیں۔لہٰذا ہمیں چاہیے اس بہترین اور معتدل منہج پر متحد ہوجائیں جو اس برحق منہج کے مخالف نظریات کے درمیان سربلند نظر آرہا ہے۔

برادرانِ اسلام! سعودی عرب میں آپ کے بھائی، حکومتی اور عوامی سطح پر اس جامعہ سے

www.KitaboSunnat.com

گہری محبت رکھتے ہیں اور ان تمام سرگرمیوں، دائرہ ہائے عمل، خیر کے میدانوں اور ان کوششوں کو خراجِ عقیدت پیش کرتے ہیں جنہیں یہ جامعہ نہ صرف اہل پاکستان بلکہ تمام اسلامی دنیا کے لیے پیش کرتا ہے۔ وہ بات جو رئیس الجامعہ نے اپنے خطاب میں کہی ہے، مجھے بہت محبوب ہے کہ اس جامعہ نے اپنے دروازے تمام مسلمان بھائیوں کے لیے کھول رکھے ہیں حتیٰ کہ چین اور دیگر ممالک کے طلبہ کے لیے بھی۔ تمام تعریفیں اور احسانات اللہ ربّ العٰلمین کے لیے ہیں۔

یہ جامعہ اسلامیہ اپنے اندر مختلف قومیتوں اور زبانوں سے تعلق رکھنے والے طلبا کو سموے ہوئے ہے تاکہ وہ علوم ومعارف کے میٹھے سرچشمے سے سیراب ہوجائیں۔ پھر وہ داعی الی اللہ بن کر اپنے ملکوں میں واپس چلے جائیں۔ جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿فَلَوْ لَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَائِفَةٌ لِّيَتَفَقَّهُوْا فِي الدِّيْنِ وَلِيُنْذِرُوْا قَوْمَهُمْ اِذَا رَجَعُوْا اِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُوْنَ﴾ (التوبہ:١٢٢)

''ایسا کیوں نہ ہوا کہ ان کے ہر گروہ سے ایک جماعت نکلتی جو دین میں فقاہت حاصل کرتے اور پھر جب وہ واپس اپنی قوم کے پاس جاتے تو اُنہیں (عذابِ الٰہی) سے ڈراتے تاکہ وہ بچ جاتے۔''

مملکتِ سعودی عرب کے لیے یہ بات باعثِ صد افتخار ہے کہ وہ نیک کاموں میں اشتراک اور تعاون کرنے والوں کے شامل حال رہتی ہے۔ اس نے ماضی میں بھی اس جامعہ کے ساتھ تعاون کیا ہے اور آئندہ بھی جامعہ کو یہ تعاون حاصل رہے گا جس پر اللہ ہی کی تعریف اور اس کا احسان ہے۔ جہاں تک ذاتی طور پر میرا تعلق ہے تو اگر شخصی طور پر بھی مجھے اس جامعہ کے لئے بات کرنا پڑی تو میں اس جامعہ کا خادم ہوں گا اور کسی بھی قسم کے تعاون یا اس جامعہ کے لئے کسی بھی نوعیت کے رابطے کے لیے مستعد ہوں۔ اور اس امر کے لیے بھی آمادہ ہوں کہ اس جامعہ کی ضروریات مملکتِ سعودی عرب میں ذمہ داران، علماے عظام اور سعودی عرب کی یونیورسٹیوں تک پہنچاؤں اور میرے لیے قیادت پر فائز شخصیات اور علما کے پاس اس جامعہ کا سفیر بن کر جانا باعثِ سعادت ہوگا۔ اس سے میرا مقصود خیر کے کام میں تعاون کے سوا اور کچھ نہیں۔ ہم سب کو بھی چاہیے کہ ہم بقدرِ استطاعت اس دین حقہ کی اشاعت اور علوم ومعارف کی خدمت کے لیے اپنی کوششیں صرف کردیں اور دنیا کے ہر میدان میں خیر کے امکانات کو

www.KitaboSunnat.com

تلاش کریں اور تعلیم کے میدان میں دَر آنے والی طلبا کی مشکلات کو دور کریں۔

آپ سب اَحباب کا بہت شکریہ! اس قدر طویل گفتگو پر معذرت چاہتا ہوں اور ربّ ذوالجلال کے حضور شکر گزار ہوں۔ یہ بہت بڑا ہی عظیم موقعہ تھا کہ مجھے اپنے بھائیوں، دوستوں سے اس جامعہ میں ملاقات کا شرف حاصل ہوا اور میں پہلے اور اب بھی اس جامعہ کا دلی ہمدرد اور خیر خواہ ہوں اور دنیا بھر کے مسلمان طلبا کے لیے اس جامعہ کے نفع بخش، عالمگیر اثرات اور اس کے مختلف تعلیمی پروگرام میرے لیے بہت ہی مسرت کا باعث ہیں۔

اللہ تعالیٰ اس جامعہ کو قائم رکھے اور ان چہروں کو تروتازہ بنائے۔ ان محنتوں میں برکت عطا فرمائے اور ہماری خطائیں مٹا دے۔ ہم سب کے لیے یہ باعثِ شرف ہے کہ ہم ایسی نیکی اور تقویٰ میں ایک دوسرے کا تعاون کرتے رہیں جس میں اسلام اور مسلمانوں کی بھلائی ہے۔

آخر میں جناب رئیس الجامعہ، تمام رفقاے کار اور معزز بہنوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے اس وقت مجھے اپنے ساتھ گفتگو کرنے کا موقع فراہم کیا۔ اس جامعہ کے پروگرام میں معمولی کوتاہی ہوئی یا کل جو کم وبیش وعدہ خلافی ہوئی، اس پر میں معذرت خواہ ہوں۔ کل میں اسلام آباد میں ہی موجود تھا لیکن مجھے معلوم نہیں کہ کثرتِ پروگرام کی وجہ سے مجھے کس جانب رخ کرنا پڑے۔ وہ لاکھوں لوگ جنہوں نے ہمارے ساتھ نماز پڑھی، اور ان کی محبتوں کا جہاز مجھے ایسی جگہ لے پہنچتا ہے جہاں پہنچنا میرے گمان میں بھی نہیں ہوتا۔ بقولِ شاعر

تَجْرِي الرياح بما لا يَشْتَهِي السُّفُنُ أو بما لا يَشْتَهِيْ السَّفِنُ

''ہوائیں جہازوں یا جہاز رانوں کو ایسی جگہ لے جاتی ہیں جہاں وہ جانا نہیں چاہتے۔''

ہوٹل میں قیام کے دوران ہی مجھے معلوم نہیں ہوتا کہ دوسرا پروگرام آ جاتا ہے۔ وگرنہ میں تو اس ملاقات کا خود بھی بڑا مشتاق تھا۔ اسی لیے مجھے خیال آیا کہ میں آپ کے سامنے معذرت پیش کروں اور میں آپ اور وہ جو آپ کے سامنے سٹیج پر موجود ہیں، ان کے ساتھ محبت اور اس جامعہ کے خادم ہونے کے اعتبار سے تجدیدِ ملاقات کروں اور اسی طرح ہر اس شخص سے بھی جسے اسلام اور مسلمان اہمیت دیتے ہیں۔ آئندہ بھی یہ ملاقاتیں ہوتی رہیں گی اور یہ کوئی احسان نہیں بلکہ اس دین کی طرف سے ہمارا فرض، ذمہ داری اور میرے منصب کا دینی تقاضا ہے۔

آپ سب کا بہت شکریہ! والسلام علیکم ورحمة الله وبرکاته

www.KitaboSunnat.com